ادارہ ابناء الاسلام
پیش کرتا ہے۔
"تحریکِ طالبان پاکستان" کے ترجمان
محترم شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ
کا امریکی اخبار "نیوز ویک" کو دیا گیا مکمل انٹرویو
اردو ترجمہ کے ساتھ
ابناء الاسلام
ABNA-UL-ISLAM

ادارہ ابناء الاسلام

پیش کرتا ہے۔۔

تحریکِ طالبان پاکستان کے

ترجمان محترم شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ کا

امریکی اخبار نیوز ویک کو دیا گیا مکمل انٹرویو

اردو ترجمہ کے ساتھ

ویب سائٹ

http://abnaulislam.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔
والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد قائد الغر المعجلین وعلیٰ الہ واصحابہ
الذین حملوا رایۃ الجہاد فی ربوع العالمین وعلیٰ قادۃ الحق
ودعاۃ الخیر باحسان الیٰ یوم الدین۔ وبعد۔

قرآنِ پاک اور سیرتِ رسول ﷺ یعنی اسوہ حسنہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام کی حقیقت اور مسلمانوں کی عزت و آبرو صرف دو بنیادی حقائق سے جڑی ہے۔

۱۔ مالک ارض و سماء و خالقِ کائنات کی آخری کتاب یعنی قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنا۔

۲۔ اس مالکِ کائنات کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے صرف ایک ہی رہبر اور رہنما یعنی محمد ﷺ کی اتباع کو اپنے اوپر لازم کرلینا ہے۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے کتاب اللہ سے ہدایت و رہنمائی لینے کے بجائے انسانوں کی تصنیف کردہ کتابوں کو ہی ہر لحاظ سے اہمیت دی اور عملی راہنمائی کے لئے ایک ہی لیڈر محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے بالمقابل اپنے لیڈروں کی رہنمائی پر قناعت کر بیٹھے۔

تحریکِ طالبان پاکستان کا بنیادی مقصد اور قیام کا منہج ہی رہبرِ اعظم میری اور آپکی آنکھوں کی ٹھنڈک رسولِ عربی محمد ﷺ کی اتباع اور انکی لائی ہوئی شریعت کو پاکستان میں نافذ العمل کرنا ہے۔

امریکی اخبار "نیوز ویک" کو تحریکِ طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان محترم شاہد اللہ شاہدؔ حفظہ اللہ کی طرف سے ایک انٹرویو دیا گیا تھا جس کو کہ پورا نشر نہ کیا گیا اور اس انٹرویو میں بیان کئے گئے حقائق کو ایک غلط تاثر سے پیش کیا گیا۔ الحمد اللہ ثم الحمد اللہ ادارہ ابناء الاسلام کو اللہ نے یہ شرف بخشا کہ ابلاغ کے میدان میں مجاہدین کی قیادت کے موقف کو بانگ دہل بیان کیا جائے۔

زیرِ نظر انٹرویو خصوصی طور پر ادارہ ابناء الاسلام کی جانب سے پیشِ خدمت ہے۔

انٹرویو

سوال: حکومت نے کہا ہے کہ امن مذاکرات آئین کے اندر رہتے ہوے کئے جائیں گے آپ کا اس بارے میں کیا موقف ہے ؟۔
جواب: دونوں طرف سے اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ کوئی پیشگی شرط نہیں لگائی جائے گی جبکہ ہم اسکو (یعنی آئین کو ماننے کو) ایک پیشگی شرط کے طور پر دیکھتے ہیں، اور حکومت کے لئے بہتر ہے کہ وہ اس طرح کے مسئلوں کو مذاکرات شروع ہونے سے پہلے نہ کھڑا کرے۔

سوال: حکومتی کمیٹی سے آپ کو کس قسم کے تحفظات ہیں؟ اگر کوئی تحفظات نہیں تو آپ اس کمیٹی سے براہ راست مذاکرات کیوں نہیں کرتے ؟
جواب: ہمیں حکومتی کمیٹی سے اس قسم کے کوئی تحفظات نہیں، حکومت جس کمیٹی کو چاہے مذاکرات کے دوران منتخب کرے اور ہمیں بھی یہ اختیار حاصل ہے۔ اگر حکومت طالبان کے ساتھ پُر خلوص اور سنجیدہ مذاکرات چاہتے ہیں تو کمیٹی میں جسے چاہے فیصلہ کرنے کا اختیار دے ہمیں کوئی تحفظات نہیں۔
آپ کے دوسرے سوال کا جواب کہ ہم حکومتی کمیٹی سے براہِ راست مذاکرات کیوں نہیں کرتے، تو یہ ظاہر ہے کہ طالبان ایسے علاقے میں رہتے ہیں جو کہ میدان جنگ ہے، جہاں رابطہ کرنا بھی آسان نہیں ہوتا، تو ہم سوچتے ہیں کہ ایک تیسری کمیٹی ہونی چاہئے جو درمیان کا کردار ادا کرے، جو آسانی سے دونوں طرف کا رابطہ کرواسکے، درمیانی کمیٹی کو مذاکرات کے لئے ساز گار ماحول فراہم کرنا چاہیئے، اس سے ہمیں حکومتی کمیٹی کے مطالبات سمجھنے اور اپنے مطالبات حکومت تک پہنچانے میں آسانی ہوگی۔
مختصر یہ کہ ہمارے لوگوں کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ بندوبستی علاقوں میں جاکر مذاکرات کریں، تو یہ اس کام کو آسان کر دیگا۔ امن مذاکرات ماضی میں ہمیں دھوکہ دینے کیلئے استعمال کیے گئے ہیں اور امن مذاکرات کے نام پر ہمارے ساتھیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے مثال کے طور پر حاجی مسلم خان اور انکے دو ساتھی (جو سوات مذاکرات کے ترجمان تھے)۔
اور میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں میڈیا نے اس وقت اس بات کو اجاگر نہیں کیا (کہ مسلم خان اور ان کے ساتھیوں) کو اسلام آباد میں مذاکرات کے لئے دعوت دی گئی تھی، اور وہ آج بھی ایجنسیوں کی قید میں ہیں۔

سوال: کیا مسلم خان کو اسلام آباد میں گرفتار کیا گیا؟

جواب: جی ہاں یہ سچ ہے، کہ ان کو مذاکرات اور امن کے لئے دعوت دی گئی تھی، ان کو سوات سے گرفتار نہیں کیا گیا تھا۔ نہ صرف انہیں دھوکہ دیا بلکہ ان کے زخموں پر نمک پاشی کی گئی اور میڈیا کو بتایا گیا کہ انھوں نے آپریشن کے دوران انھیں گرفتار کرکے بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس گرفتاری کے بعد طالبان کے کسی بڑے کمانڈر کو سوات سے گرفتار نہیں کیا جاسکا، تو اس گرفتاری سے ہم نے سبق سیکھا۔

تو اگر اس طرح کے بڑے واقعات ماضی میں ہوئے تو یہ ہمارے لئے ابتدائی مرحلے میں حکومت کو جواب دینا مشکل ہوگا۔ تو درمیانہ کمیٹی ابتدائی مرحلے میں ہمارا رابطہ کرائے گی۔ پھر اگر ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ حکومت پر خلوص اور سنجیدہ ہے تو براہِ راست مذاکرات کرنا ناممکن نہیں۔

سوال: طالبان شریعت کے نفاذ کے حوالے سے کیا کہتے ہیں؟

جواب: تحریکِ طالبان پاکستان حکومت کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہونے کی دو وجہ ہیں۔ اور وہ دو وجہ جیسا کہ ہمارے سابق امیر حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ پہلی وجہ دہشت گردی کی جنگ میں امریکہ کا اتحادی اور دوست بننا اور دوسری وجہ یہ کہ ہم اس جمہوری نظام کو غیر اسلامی سمجھتے ہیں۔ ہم پاکستان میں شریعت کا نفاذ چاہتے ہیں، جس نظام کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا۔

سوال: اگر شریعت نافذ ہو گئی تو امیر المؤمنین کون ہونگے؟

جواب: دیکھئے ہم یہ جنگ شریعت کیلئے لڑ رہے ہیں اور ہم اتنی بڑی جنگ لڑ رہے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایسے لوگ موجود ہونگے جو خلافت قائم کر سکیں اور اس طور پر نظام کو چلا سکیں۔ اس وقت ہم ملا عمر (حفظہ اللہ) کو امیر المؤمنین مانتے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں ملا فضل اللہ ہمارے راہنماء ہیں اور ان میں پاکستانی قوم کی راہنمائی کرنے کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں۔

سوال: کچھ رپورٹس میڈیا میں آئی ہیں کہ طالبان کی اپنے قیدیوں کی رہائی چاہتے ہیں اور ان میں عورتوں کا جینز پہننے پر پابندی بھی شامل ہے، آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ہم ان شرائط کی تردید کرتے جو میڈیا میں چل رہی ہیں لیکن ہم ان خیالات سے اختلاف تو نہیں کرتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی مسائل ہیں لیکن ہم نے ابھی تک کوئی شرط میڈیا کو نہیں بھیجی۔ ہمارا موقف حکومت کو کمیٹی کے ذریعے ہی پہنچے گا۔

سوال: کیا آپ کو لگتا ہے کہ قبائلی علاقوں میں مکمل پیمانے پر فوجی آپریشن ہو گا اگر مذاکرات ناکام ہو گئے ؟
جواب: ہم چاہتے ہیں کہ مذاکرات کامیاب ہوں اور ہم نے ہر وقت سنجیدگی پر زور دیا۔ اس سے پہلے حکومت کی غیر سنجیدگی اور حکومت پر غیر ملکی دباؤ کی وجہ سے مذاکرات ناکام ہوئے۔ اگر یہ مذاکرات ناکام ہوئے، تو حکومت واضح طور پر فوجی آپریشن کا آغاز کرے گی۔ لیکن آپریشن کوئی نئی چیز نہیں کہ ہمارے خلاف کیا جائے۔ ہم کامیابی کے ساتھ درجنوں بار ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ ایک اور فوجی آپریشن تحریکِ طالبان پاکستان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ماضی میں آپریشن کے نتیجے میں ہمارا دائرہ اور نیٹ ورک متاثر ہونے کے بجائے اور زیادہ وسیع ہوا ہے اقتصادی، فوجی اور سیاسی طور پر۔

سوال: لیکن کیا طالبان سوات میں شکست سے دوچار نہیں ہوئے تھے ؟
جواب: شکست کا لفظ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب آپ کا نظام مکمل طور پر ختم ہو جائے اور آپ اس حملے کرنے کے قابل بھی نہ ہو۔ شکست کی دو تعریفیں ہیں۔ پہلی یہ کہ آپ کی زمین دشمن کے ہاتھ میں چلی جائے اور دوسری تعریف یہ کہ آپ کے نظام کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ ہم پاکستان میں گوریلا جنگ لڑ رہے ہیں اور اس جنگ میں زمین کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ مثلاً سوات میں فوجی آپریشن نے تحریکِ طالبان کو اتنا مضبوط کر دیا کہ آج پوری تحریکِ طالبان سوات طالبان کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس منطق سے پتا چلتا ہے کہ سوات آپریشن بری طرح سے ناکام ہوا۔ اس وقت سوات طالبان کا تعلق صرف سوات سے تھا آج وہ پورے پاکستان میں کارروائیاں کر رہے ہیں۔

سوال: مذاکرات کے باوجود دہشت گردی کے واقعات میں کوئی کمی نہیں آرہی۔ اگرچہ طابان ان سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہیں، ایسا کیوں ؟
جواب: مذاکرات کا بنیادی مقصد جنگ کو ختم کرنا ہے۔ حکومت کی جانب سے اب تک جنگ بندی کی پیشکش نہیں ہوئی اور ہم نے بھی نہیں کی۔ تحریکِ طالبان اِن حالیہ دو واقعات سے اپنے آپ کو دور کرتی ہے، جو ہم نے نہیں کئے۔ ہم بھی جنگ بندی کے لئے تیار ہیں، لیکن چونکہ یہ جنگ ہم پر مسلط کی گئی تھی اس لئے حکومت کو جنگ بندی کا اعلان پہلے کرنا چاہیئے۔

سوال: اصل اختلاف یہ پایا جاتا ہے کہ کس کی شریعت قابل قبول ہوگی کیونکہ پاکستانی مسلمانوں کے درمیان اتنے سارے فرقے ہیں۔ اور پھر غیر مسلموں کا کیا ہو گا ؟
جواب: ہم مسلمان ہیں اور ہر مسلمان شریعت کے لئے پر جوش ہے۔ پاکستان میں اکثریت ”حنفی“ سنیوں کی ہے۔

فقہ حنفی کا نظام بہترین ہے اور کسی کو بھی اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔ غیر مسلموں کو بھی شریعت سے خوف نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسلام ان کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

سوال: شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج کے فضائی حملوں کے بعد زمینی صورت حال کیا ہیں؟

جواب: شمالی وزیرستان حافظ گُل بہادر (حفظہ اللہ) کی زمین ہے، لیکن کبھی کبھی ہمارے لوگ بھی اس خطے سے گزرتے ہیں۔ فضائی حملوں میں صرف معصوم لوگوں کو نشانہ بنایا گیا طالبان کا اس میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔ فوج نے صرف عورتوں، بچوں، مساجد اور بازاروں کو نشانہ بنایا۔ انھوں نے عدنان رشید، عصمت اللہ شاہین، کمانڈر ولی محمد اور کمانڈر حافظ سعید خان کو شھید کرنے کا دعوٰی کیا، لیکن (الحمدللہ) وہ سب زندہ ہیں۔

سوال: آپ رانا ثنا اللہ کے بیان کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ جس میں اس نے کہا ہے کہ پنجاب میں فوجی آپریشن کے لئے ۱۷۴ علاقوں کی نشاندہی کی گئے ہے۔

جواب: وہ جس طرح چاہے فوجی آپریشن کرسکتا ہے اور یہ لوگ پہلے سے آپریشن کررہے ہیں۔ کراچی میں چھاپا مار کارروائیوں میں، معصوم لوگوں اور ہمارے چاہنے والوں کو طالبان کے نام پر گرفتار کیا اور ان کو قتل کیا گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ نفسیاتی جنگ کا حصہ ہے۔ ہم رانا ثنا اللہ کے بیان کو پنجاب میں موجود مدرسوں کے لئے خطرہ سمجھتے ہیں اور یہ طالبان کے نام پر مدرسوں پر چھاپے مارینگے۔

سوال: نواز شریف امن وامان کی صورتحال پر توجہ دینے کے بجائے معیشت پر توجہ دے رہے ہیں۔ سننے میں آرہا ہے کہ ریاستی اساسوں کو "مسلم لیگ ن" سے قریب کاروباری شخصیات پر فروخت کیا جائیگا۔ آپ اس قسم کے معاہدوں اور سودوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

جواب: ہم اس طرح کے معاہدوں کے بارے میں سوچتے ہیں پر یہ ہمارے مفاد میں نہیں۔ اگر آپ دیکھیں بینظیر بھٹو، وزیراعظم بننے کے پہلے دور سے شروع کریں اور سرے محل اسکینڈل نظر آتا ہے، اس کے بعد ہم نے خبروں میں سنا کہ زرداری گھوڑوں پر دام لگا کر جوا کھیلتا ہے، پھر سوِئس کیس جس کو "این آر او" کے ذریعے معاف کرایا گیا تو پتا لگتا ہے کہ یہ حال صرف نواز شریف کی حکومت کا نہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ نظامِ جمہوریت ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔ اس نظام نے ہم پر یہ لوگ مسلط کئے۔ لوگوں کی عزت محفوظ نہیں، پانچ سال کی بچیوں کی عزتیں لوٹی اوران کا قتل کیا جارہا ہے اورایسا کرنے والے آزاد گھوم رہے ہیں۔

سوال: کیا آپ کو پتا ہے کچھ لوگوں کی حمایت کی گئی ہے؟

جواب: یہ سب فساد، حرام اور گناہ ہے، اور در حقیقت ان چیزوں کے لئے یہ نظام ذمہ دار ہے۔ ان لوگوں کو اس نظام کی حمایت حاصل ہے۔ جس دن ہم اس نظام سے چھٹکارہ حاصل کرلے، تو انشااللہ، تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

سوال: نظام سے کیا مراد ہے آپ کا؟

جواب: نظام سے مراد یہ سیکیولر (لادین) جمہوریتی نظام، ہم اسے غیر اسلامی سمجھتے ہیں اور اس کو شریعتِ اسلامی سے بدلنا چاہتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی فوجی آپریشن کیا جائے، تو کون جیتے گا؟

جواب: آپریشن ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں، آپ ماضی کے آپریشنوں کا نتیجہ دیکھ سکتے ہیں۔ جنوبی وزیرستان میں (وزیر اور محسود قبائل کے علاقے میں (تمام آپریشنوں کا نتیجہ دیکھ لیں، ان کے نتیجے میں طالبان کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا۔ مُٹھی بھر طالبان پورے ملک میں پھیل گئے اور یہ واضح ہے کہ جیتنے والا کون ہے۔ اللہ پاک کی مدد سے طالبان کامیاب اور فاتح رہیں گے اگر آپریشن کا آغاز ہوا۔

سوال: کیا آپ "خیبر پختون خواہ" سے باہر پنجاب تک اپنی کارروائیوں پھیلادیں گے؟

جواب: یہ سچ نہیں کہ ہماری کارروائیاں صرف "کے پی" تک محدود ہے۔ قبائلی علاقوں سے لیکر کراچی تک، ہر جگہ طالبان نے بڑے حملے کیئے ہیں، ہماری سب سے زیادہ مؤثر سرگرمیاں پنجاب اور سندھ میں ہوئی ہیں۔ مثلاً "جی ایچ کیو" اور "کامرہ" ہوائی اڈے پر پنجاب میں حملہ اور کراچی میں "پی این ایس مہران" اور "سی آئی ڈی" پر حملہ اور شمالی علاقوں میں غیر ملکیوں پر حملہ، ہم پورے ملک میں ہم اثرورسوخ رکھتے ہیں۔ اور ہم علاقوں کو چنتے ہے خصوص حملوں کے لئے۔ اگر مذاکرات ناکام ہوجائیں اور آپریشن شروع ہوجائے، تو ہمیں کوئی افسوس نہیں کہ آگے کیا ہو گا۔

سوال: آپ پولیو ویکسین پلانے والوں کے قتل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہوں گا۔ لیکن یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ طالبان نے کبھی ان پر حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ اور ہم اس ویکسین کے پیچھے کی جانے والی سازشوں کو نظر انداز نہیں کرتے اور اس پولیو ویکسین کے پردے میں کچھ سازشیں تو ضرور ہیں۔

سوال: کیا آپ کے کچھ جنگجو ملک سے باہر ہیں جو وہاں سے آپ کی مالی مدد کرتے ہیں؟

جواب: دنیا میں ہر جگہ لوگ ہمارے ساتھ ہمدردیاں ہیں کیونکہ ہم ایک اسلامی جنگجو تنظیم ہیں، آپ کو پتا ہے جہادی اور اس قسم کی مسلح تنظیمیں پوری دنیا میں پائی جاتے ہیں، تو مسلمانوں کی ہر جگہ ہمارے ساتھ ہمدردیاں ہیں، جبکہ ہمارا ملک سے باہر کوئی نیٹ ورک نہیں۔

جیسا کہ دنیا میں ہر جگہ لوگ ہمارے ہمدرد ہیں، اور وہ پُر خلوص مسلمان دیگر محاذوں پر مسلمانوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ ہماری مالی مدد بھی کرتے ہیں۔ دیکھئے ہم حکومت کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں تو لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم اسلحہ کہاں سے لاتے ہیں؟ تو میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ قبائلی علاقوں میں اسلحہ عام ہے اور ہر کسی کے پاس اسلحہ موجود ہے۔ جبکہ بھاری ہتھیار جو ہمارے پاس ہے وہ ہم نے پاکستانی حکومت سے چھینے ہیں۔

سوال: آپ مشرف کے کیس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اور آپ کیا سوچتے ہیں کیا اسے باہر ملک جانے کی اجازت دے دینی چاہیئے؟۔

جواب: مشرف ایک ظالم آمر تھا۔ اور جہاں تک پاکستان کے نظام عدل کی بات ہے تو وہ ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن مشرف ہمیں تین بنیادی جرائم کی وجہ سے مطلوب ہے۔ پہلی جرم اس نے افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے امریکا کی مدد کی، دوسرا جرم اس نے امریکیوں کو نہ صرف رسد کی فراہمی کی بلکہ اس نے امریکا کو خوش کرنے کے لئے پاکستان کے اندر جنگ شروع کی اور اس کے جانشینوں نے اس کی پالیسیوں کو جاری رکھ کر غلط کیا۔ تیسرا جرم لال مسجد کے خلاف آپریشن تھا۔ ان تین جرائم اور وجوہات کی بنا پر مشرف ہمیں مطلوب ہے۔ ہم اس کے کیس اور ٹرائل میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ اگر اللہ پاک ہمیں موقع دے، تو ہم اس کو جرائم کے بدلے شریعت کے مطابق اسے سزا دیں گے۔

سوال: سابقہ آرمی چیف کیانی کو آپ سے خطرات لاحق ہیں؟

جواب: ہماری جنگ اس نظام کے خلاف اور ہمارے صفِ اول کے دشمن پاکستانی فوج ہے، ہمیں جہاں ان پر حملے کا موقع ملتا ہے تو ہم حملہ کرتے ہیں۔ ہماری جنگ صرف کیانی اور پاشا تک محدود نہیں، اور یہ تمام افسر ہمارے نشانے پر ہے۔ طالبان کے ساتھ جنگ میں فوج کے مرکزی کردار ہمارے نشانے پر ہونگے۔

سوال: بلاول بھٹو زرداری کے بارے میں آپ کا کیا تأثر ہے؟

جواب:اس بارے میں کوئی تبصرہ نہیں کرنا چاہوں گا

سوال: آپ اس ہنگو کے لڑکے اعتزاز حسن کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟
جواب:ملالہ اور اعتزاز جیسے لوگ مسلمانوں کے ہیرو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ اعتزاز کو ہماری تنظیم نے نشانہ نہیں بنایا،وہ لشکرِ جھنگوی کے حملے میں ہلاک ہوا۔ لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کوئی ہیرو نہیں تھا۔ میں پوچھتا ہوں کیوں وہ عوام جن کو سکیورٹی فورسز کارروائیوں میں نشانہ بناتے ہیں، کیوں ان معصوموں کے خاندان والوں کو معاوضہ نہیں دیا جاتا؟ کیوں ان معصوم عورتوں اور بچوں کو ہیرو قرار نہیں دیا جاتا جو سیکورٹی فورسز کے حملوں میں شہید ہوتے ہیں؟ حکومت اپنے حوصلے بلند کرنا چاہتی ہے کیوں کہ ان کے حوصلے میدان جنگ میں پست ہو چکے ہیں اس لئے ملالہ اور اعتزاز جیسوں کو اپنا ہیرو بناتی ہے۔

سوال: آپ اپنے اہم اہداف کی نشاندہی کیسے کرتے ہیں؟
جواب:ہم ان لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں جو ہم سے لڑتے ہیں اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں،ہم دیکھتے ہیں کہ کون بڑی رکاوٹ بن رہا ہے۔ لیکن ہمارا بنیادی ہدف فوج اور ایجنسیاں ہیں کیونکہ وہ ہی اس نظام کے محافظ ہیں اسلئے ہمارے اہم اہداف ہیں۔ باقی جو سیاستدار، صحافی اور معاشرے کے باقی حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں،ہم انکو دیکھتے ہیں کہ کیسے وہ ہمارے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں اور پھر ہم ان کو دشمن کے طور پر نامزد کرتے ہیں۔

سوال: کیا (نواز شریف کی بیٹی) مریم نواز آپ کے نشانے پر ہے؟
جواب:میڈیا میں اس بارے میں تحریک کی جانب سے کوئی بیان نہیں جاری کیا گیا، لیکن وہ بھی اس نظام کا حصہ ہے، تو ہو سکتا ہے وہ کسی اور تنظیم کی طرف سے نشانہ بنے۔ وہ ہمارے نشانے پر نہیں ہے۔ ہم نہ اس خبر کی تصدیق کر رہے ہیں اور نہ ہی اس کی تردید۔ اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک ممکن ہو،ہم عورتوں اور بچوں کو نشانہ نہیں بناتے۔
ملالہ ایک بڑی علامت بن گئی تھی، لیکن اب یہ بہت سے لوگوں پر واضح ہو گیا اور کچھ ناقدین نے اس کی کتاب پر کولمن بھی لکھے ہیں، تو ہم اس پر حملے کیلئے مجبور ہوئے،ورنہ ہم بہت خیال کرتے ہیں عورت پر حملے کے بارے میں۔

سوال : کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ طالبان کی فتح ہے کہ انھوں نے حکومت کو مذاکرات کی میز تک لانے پر مجبور کیا؟
جواب:اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہمیں کالعدم جماعت کے نام سے پکارا جائے،یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم ایک قوت ہیں اور

ہر کسی کو ہماری طاقت کا پتہ ہے۔ اس کو تسلیم کر لینا چاہئے بجائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ یہ تو مٹھی بھر لوگ ہیں۔ اگر ہماری طاقت کو پہلے ہی تسلیم کر لیا جاتا تو اتنا خون نہ بہتا۔ اب جا کر انھوں نے حقیقت کو تسلیم کیا ہے جو ہماری فتح ہے۔

سوال: وینا ملک نے اعلان کیا ہے کہ وہ اب بہتر مسلمان بنیں گی، اس نے شوبزنس کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ اسکو کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: رحمت اور معفی کے دروازے ہر ایک کیلئے کھلے ہوے ہیں۔ اگر اس نے شوبزنس کو چھوڑدیا ہے تو یہ اس کے لئے اجر کا باعث ہے اور اگر یہ حقیقت ہے تو وہ ان تمام عورتوں کیلئے مثال ہے جو ابھی تک اپنے جسم کی نمائش کرتی ہیں۔

سوال: کیا اسکو طالبان کی جانب سے دھمکیاں دی گئی تھی؟

جواب: (ہنستے ہوئے) میں نہیں سمجھتا کہ وہ ہمارے لئے کوئی بڑی رکاوٹ تھی۔

سوال: حکومت آپ کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہے لیکن طالبان کے کچھ ۴۰ ــ ۵۰ گروہ ہیں۔ تو کیا یہ مذاکرات صرف آپ سے کئے جائیں گے یا وہ سب بھی اس ہر عمل کرنے کے پابند ہونگے؟

جواب: اتنی زیادہ تنظیمیں کام نہیں کر رہیں۔ سب سے بڑی تحریکِ طالبان ہے۔ کچھ دیگر تنظیمیں ہیں جو طالبان کے بھائی ہیں اگر وہ پاکستان کے جہاد میں شریک ہیں تو وہ ہمارے فیصلے اور معاہدے کا احترام کرتے ہیں۔

سوال: پاکستانی طالبان کیسے غیر ملکی جنگجوؤں اور القاعدہ سے دوری اختیار کریں گے اور انھیں اس خطے سے باہر نکالیں گے؟

جواب: وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ سب غیر ملکی جو یہاں رہ رہے ہیں وہ مہاجرین ہیں ان میں سے اکثریت عورتوں بچوں کی ہے۔ وہ پاکستانی حکومت کو براہ راست مطلوب نہیں، لیکن کچھ بیرونی طاقتیں پاکستانی حکومت سے انکا مطالبہ کر رہی ہیں۔

ملا عمر (حفظہ اللہ) نے پورا افغانستان حوالے کر دیا لیکن شیخ اسامہ بن لادن (رحمہ اللہ) کو حوالے نہیں کیا۔ کیسے ہم چند سہولیات کے بدلے اپنے بھائیوں کو کسی کے حوالے کر دیں جبکہ ہمارے پاس اس کا کوئی اختیار نہیں۔ یہ ممکن نہیں، وہ ہمارے جسم کا حصہ ہیں اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم اپنے بھائیوں کو کسی کے حوالے نہین کر سکتے، اگر وہ قبائلی علاقوں میں ہیں تو وہ ہماری طرف سے کیے گئے معاہدے پر عمل کریں گے۔

ختم شد